نہیں ہے۔ہم دعا گو ہے کہ اللہ تبارک آپ سب کو کامیابی، اخوت ومحبت اور عزم پیکر عطا فرمائے آمین۔اگر آپ ہمیں اس قابل سمجھیں تو ہماری یہ تنظیم چھوٹی سہی۔لیکن آپ اگر اس مخلصانہ کاوش کو اپنے اندر ضم کرلیں تو ہم خود کو خوش قسمت محسوس کریں گے۔شاہد کھوٹے سکے کی طرح ہم کبھی کسی وقت کوئی اہم کام سرانجام دینے کے قابل ہو جائیں۔

ہمیں دنیاوی طلب نہیں لیکن دین کی خدمت کا جذبہ دل میں ہمہ وقت بحر طلاطم کی طرح موجزن رہتا ہے آپ سے شرف ملاقات کرنا اور آپکی سرپرستی میں مل کر کام کرنا اپنی خوش قسمتی سمجھیں گے۔ (بنام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ)

نظام کی تبدیلی............پروفیسر احمد خان

تمام صاحب حیثیت طبقات جن میں حاکم سیاست دان سول وفوجی افسران تاجر زمیندار میڈیا اور جرائم پیشہ افراد شامل ہیں کا مفاد سٹیٹس کو بچانے میں ہیں۔اس لئے وہ اس کی حمایت کرتے ہیں کچھ صحافیوں کی مجبوریاں ہیں کسی کو اپنے بچے کو ملازمت دلوانی ہے۔کسی کو پلاٹ کی ضرورت ہے کوئی اپنے قریبی رشتہ دار کے مقدمات ختم کرانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ حاکموں کی تعریف اور خوشامد کرتے رہتے ہیں لیکن باقی کالم نویسوں کو کیا ہو گیا ہے وہ ایک دائرے سے باہر کیوں نہیں آتے؟ کیا ان کی تخلیقی صلاحیتیں صرف شعر وادب کے لئے رہ گئی ہیں؟ کیا انہیں ملک اور عوام کی حالت نظر نہیں آتی؟ کیا وہ موجودہ نظام سے مطمئن ہیں؟ علم قابلیت اور اچھا لکھنے کی صلاحیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ امانتیں ہیں۔جنہیں ملک اور عوام کی بہتری کے لئے استعمال ہونا چاہئے جو نظام اس وقت چل رہا ہے۔یہ جمہوریت نہیں ہے۔یہ عوام کی حکومت عوام کے لئے عوام کے ذریعے نہیں ہے بلکہ اشرافیہ کی حکومت اشرافیہ کیلئے اور دھاندلی کے ذریعے ہے۔یہ اندھی شہنشاہیت ہے۔اسے کور شاہی کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔اس نظام میں حاکم صرف اپنی قریبی رشتہ داروں دوستوں اور پارٹی حکمران کو ہی دیکھ سکتے ہیں۔تمام ریوڑیاں انہیں میں بانٹی جاتی ہیں انہیں لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بند ہوتی ہزاروں فیکٹریاں بے روزگار ہونے والے لاکھوں مزدور گرمی اور بھوک سے بلکتے بچے اور غربت کے ہاتھوں لے لیں خودکشیاں کرتے ہوئے عوام نظر نہیں آتے۔اس نظام نے ملک ک اندھے کنوئیں میں گرا دیا ہے۔اور اب مہلک ضربیں لگائی جارہی ہیں۔تاکہ یہ دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے۔اب لوگ حکومت میں خدمت کے لئے نہیں بلکہ مال بنانے کے لئے آتے ہیں اب سیاست حکومت' ملازمت' وکالت' صحافت' تعلیم' صحت' چوری ڈاکہ' اغوا' قتل' قبضے کرنا' قبضے چھڑانا' سمگلنگ' ملاوٹ' دشمنوں کی خاطر جاسوسی اور تخریب کاری کرنا ملک کے لئے فائدہ مند منصوبوں کی مخالفت اور نظریہ پاکستان پر تنقید کرنا سب کاروبار بن چکا ہے۔

محترم بھائی! آج کفر واسلام کی جنگ اپنے عروج پر ہے اور دنیا دو واضح گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے اور اس جنگ میں غیر جانبداری کا تصور اپنی موت آپ مر چکا ہے۔اس جنگ کا ایک فریق ان لوگوں پر مشتمل ہے جو امریکہ کی